کھانے سے پہلے

بِسمِ اللّٰہِ

یا

بِسمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

تحقیق وجستجو کی ایک طالب علمانہ سعی

حافظ عبدالجبار، چلکرہ،

متعلم دارالعلوم سبیل الرشاد، بنگلور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ یا بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ
تصنیف: مولانا عبدالجبار، چلکرہ
موضوع: فقہ
سن اشاعت: ۲۰۱۸ء
قیمت:

ملنے کے پتے:

کھانے سے پہلے 'بسم اللہ' یا 'بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ'؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھانا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ایک بزرگ کا مقولہ ہے کہ جس طرح 'مرشد' 'باطن' کا شیخ ہوتا ہے اسی طرح 'کھانا' 'بطن' کا شیخ ہے۔اس لئے کہ جس طرح مرشد باطن کی اصلاح کرتا ہے اور وظائف سے دل کو پاک وصاف کرتا ہے، روح میں طاقت وقوت پیدا کرتا ہے۔اسی طرح کھانا بدن کے تمام اعضاء میں قوت وطاقت پیدا کرتا ہے، اس لئے جس طرح باطن کے پیر ومرشد کی تکریم کی جاتی ہے، اسی طرح بطن کے شیخ یعنی کھانے کا بھی احترام کرنا چاہئے۔

یہاں مزاح کے طور پر یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے بطن کا شیخ (یعنی کھانا) ایک معاملہ میں باطن کے شیخ سے بھی آگے بڑھا ہوا ہے، وہ یہ کہ باطن کے شیخ کو ہاتھ لگانے کے لئے (یعنی مصافحہ وغیرہ کے لئے) ہاتھ دھونے کی ضرورت نہیں، لیکن بطن کے شیخ کو ہاتھ لگانے کے لئے ہاتھ دھونے کی ضرورت ہے۔

بہرحال مسلمانوں کے معاشرہ میں عمومی طور پر کھانے کا احترام کرنے کا مزاج ہے،

☆ کھانا باادب بیٹھ کر کھایا جاتا ہے،

☆ دسترخوان پر رکھ کر کھایا جاتا ہے،

☆ عزیز واقارب کو کھانے پر مدعو کیا جاتا ہے،

☆ کھانا عموماً ضائع ہونے سے بچایا جاتا ہے،

☆ بالخصوص کھانا کھانے کی دعائیں بچوں کو بچپن ہی میں مکاتب وغیرہ میں سکھادی جاتی

ہیں تاکہ مسلمان بچیں عمر بھر اللہ کا رزق اللہ کا نام لے کر اور اس کو یاد کرتے ہوئے کھائیں۔

اس سلسلہ میں راقم الحروف نے جو دعا یاد کی تھی وہ یہ ہے

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰه﴾

ادھر گذشتہ چند سالوں سے دیکھنے میں آرہا ہے کہ مکاتب میں بچوں کو کھانا کھانے کی دعا فقط ﴿ **بسم الله** ﴾ سکھائی جارہی ہے۔

مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کھانے سے پہلے خواہ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ پڑھا جائے، یا فقط بِسْمِ اللّٰهِ ۔مقصود تو بہر حال حاصل ہے۔اس لئے کہ مقصد یہ ہے کہ بندہ کھانا کھاتے وقت منعمِ حقیقی، معبودِ برحق، رزاق ازل، ربِ کریم، کا نامِ نامی اسم گرامی لے کر اور اس کے نام سے برکت حاصل کر کے کھائے مگر میرے ذہن میں یہ خلجان تھا کہ کیا میں نے میرے بچپن میں جو دعا یاد کی تھی وہ غلط تھی؟ یا وہ غیر ثابت تھی؟ یا وہ غیر منقول تھی؟ آخر کیا ماجرہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰه کو چھوڑ کر فقط بِسْمِ اللّٰهِ کو اختیار کیا جارہا ہے۔

میں نے چاہا احادیث کے ذخیرہ سے اپنی تشنگی بجھاؤں اور اپنے اس خلجان کو دور کروں۔چنانچہ میں نے احادیث تلاش کرنے کے لئے بہترین معاون سوفٹ ویر المکتبۃ الشاملہ (الاصدار 3.48) میں بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ تلاش کرنا شروع کیا۔

ہمارے مدرسہ میں اشراق کے بعد سے ناشتہ کے وقت تک کمپیوٹر کلاس ہوتی ہے، جس میں بذریعہ کمپیوٹر اشاعتِ دین کے مختلف پہلو سکھائے جاتے ہیں، مثلاً ان پیج، کورل ڈرا، ایم ایس ورڈ، مکتبہ جبرئیل اور خصوصاً مکتبہ الشاملہ۔

آخر الذکر مکتبہ یعنی مکتبہ الشاملہ کا جو ورژن ہمارے یہاں دستیاب ہے اس میں مختلف علوم وفنون کی ۶۱۷۳ کتابیں شامل ہیں۔ مکتبہ الشاملہ کے ذریعہ کسی بھی کتاب کا مطالعہ، کتاب میں الفاظ کی تلاش، مؤلفین کے تراجم، اپنے مطالعہ کے نوٹس بنانا، احادیث وآثار کی تخریج، حاصل کردہ مواد کو انٹرنیٹ کے ذریعہ بھیجنا وغیرہ امور انجام دیے جاسکتے ہیں۔

میں نے مکتبۂ شاملہ کھول کر اسکرین پر موجود دو پٹیوں میں سے دوسری پٹی (جسے اسٹینڈرڈ بار کہا جاتا ہے) کے اختیاری بٹنوں میں سے چھٹا بٹن جس پر دوربین کی علامت لگی ہوئی ہے۔ اس پر کلک کیا تو تلاش کی کھڑکی ظاہر ہوئی۔ اس میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ اور ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہ لکھ کر تلاش کیا تو میں نے دونوں دعائیں تفسیر واحادیث کے قدیم وجدید مصنفین کی مختلف کتابوں میں پایا، جس سے مجھے اطمینان ہوا کہ کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ پڑھنا بھی خلافِ حدیث یا غلط نہیں ہے، بلکہ یہی الفاظ زیادہ بہتر ہیں۔

قارئین کے علم میں یہ بات ہوگی کہ مکتبہ شاملہ پر کلی انحصار کرنا مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ کتابوں کی تدوین میں جس باریک بینی اور دقیق النظری کو کام میں لایا جاتا ہے، وہ باریک بینی اور دقیق النظری محض کمپوزنگ میں نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ اصل کتابوں میں موجود عبارت کو شاملہ میں موجود عبارت میں کہیں کہیں فرق نظر آجاتا ہے، کبھی اعراب بھی نادرست ہوتے ہیں اور کبھی کمپوزنگ میں کوئی ایک آدھ لفظ بھی چھوٹا ہوا ہوتا ہے، اس لئے میں نے محض ڈجیٹل طریقۂ تحقیق کو ناکافی سمجھتے ہوئے تمام دلائل کو کتابوں میں بھی تلاش کرنے کا بیڑا اٹھایا، چنانچہ مکتبۂ شاملہ کے ذریعہ حوالہ جات نوٹ کر کے ہمارے مدرسہ

دارالعلوم سبیل الرشاد کے دومنزلہ اسلامی کتب خانہ (جس میں تفسیر وحدیث فقہ اردو اور عربی ادب اخلاق اور دیگر علوم وفنون پر مشتمل تیس ہزار سے زائد کتابیں ہیں) میں ناظمِ کتب خانہ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب رشادی دامت برکاتہم کی موقع بموقع رہنمائی سے مذکورہ کتابوں تک رسائی حاصل کی اور مکتبہ کے حوالہ جات کو اصلی کتابوں سے کھنگال کر نکالا تو مجھے معلوم ہوا کہ کتابوں میں بھی یہ روایتیں بالکل اسی جگہ پر موجود ہیں۔ عبارت بھی درست ہے، اس سے مجھے کافی اطمینان ہوا پھر میں نے اپنی تلاش کے نوٹس بنا کر کاپی میں قلم سے تحریر کئے تھے، اس کے بعد میں نے تمام نوٹس کو ایک ترتیب کے ساتھ کمپوز کیا ہے، اور فی الحال قارئین میرے انہی نوٹس کا خلاصہ پڑھ رہے ہیں، جسے کمپوز بھی میں نے ہی کیا ہے لہٰذا اس مضمون میں جہاں کہیں کوئی غلطی نظر آئے خواہ وہ معنی ومطلب کی غلطی ہو یا کمپوزنگ کی غلطی ہو؛ اسے میری ذات کی جانب منسوب کرنا چاہیے۔

اب میں ذیل میں اپنے تلاش وجستجو کا خلاصہ حاضر خدمت کر رہا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہ کی تحقیق

مجھے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ کی تلاش میں مندرجہ ذیل احادیث وغیرہ ملی ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ پڑھنا ثابت ہے، بعض حدیثوں میں صراحتاً بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہ موجود ہے اور بعض میں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِبَرَکَۃِ اللّٰہِ ہے، یہاں بھی وہی معنی مراد ہے۔

دلیل نمبر (۱)

تفسیرِ مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (سن وفات:۱۲۲۵ھ) نے لَتُسْأَلُنَّ يَوْ مَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ کی تفسیر کے تحت حدیثِ ابوالھیثم کو بروایتِ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ذکر فرمایا ہے۔اس حدیث میں ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشادفرمایا

اِذَا ضَـرَبْتُمْ مِثْلَ هذَا وَخَبَزْتُمْ بِاَيْدِيْكُمْ فَقُوْلُوْا
بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰه

[جلد۱۰صفحه۳۳٦]

دلیل نمبر (۲)

(۲)دلیل الفلا حین لطرق ریا ض الصالحین میں محمد علی بن محمد صدیقی شافعی (سن وفات۱۰۵۷ھ) نے قصہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل فرمایا ہے۔اس میں یہ الفاظ ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشادفرمایا

فَقُوْلُوْ ا بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِبَرَكَةِ اللّٰه

[باب فصل الجوع وخشونه جلد۲صفحہ۴۴۱]

دلیل نمبر (۳)

حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ (سن وفات:۴۰۵ھ) نے حدیثِ ابی ایوبؓ بروایتِ ابن عباسؓ ذکر کیا ہے اس میں الفاظ اس طرح ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشا دفرمایا فَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيْكُمْ فَكُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰه اورآگے فرماتے ہیں

هذا حديث صحيح الاسناد لم يخرجاه [المستدرك على الصحيحين ج٤ ص١٢٠]

دليل نمبر (٤)

علامہ بیہقی علیہ الرحمہ (سن وفات: ۴۵۸ھ) نے حدیث ابی ایوب انصاریؓ بروایت ابن عباسؓ ذکر فرمائی ہے، اس میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰه '

[شعب الایمان جلد ٦ صفحه ٣٣٠]

دليل نمبر (٥)

سلمان طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (سن وفات: ۳۶۰ھ) نے حدیث ابی ایوب رضی اللہ عنہ بروایتِ ابن عباسؓ ذکر فرمائی ہے اس میں بھی یہی الفاظ (بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰه) ہیں۔

[المعجم الصغير جلد١ صفحه١٢٤]

جن روایتوں میں على بركة الله کے بجائے ببركة الله ہے اور بركة الله ہے، یہاں کسی کو خلجان ہوسکتا ہے کہ جب حدیث میں عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ نہیں بلکہ بِبَرَكَةِ اللّٰه ہے تو ہم عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰه کیوں پڑھتے ہیں۔ میں یہاں وضاحت کردوں کہ اہل عرب کی عادت ہے کہ وہ ایک حرفِ جر کی جگہ دوسرے حرف جر کو استعمال کرتے ہیں اور کبھی حرفِ جر کو حذف بھی کردیتے ہیں۔ اسی سبب سے صاحبِ ھدایہ برھان الدین مرغینانیؒ نے ھدایہ، کتاب الایمان میں لکھا ہے، 'وَ اللّٰهِ' کے بجاء حرفِ قسم کو حذف کرتے ہوئے 'اَللّٰهِ لَاَفْعَلُ' کہے، اس سے بھی قسم منعقد ہوجائے گی۔

بہرحال ان مذکورہ دلائل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ'' منقول اور ثابت شدہ ہے۔

اگر مذکورہ سطور پڑھ کر کسی کے حاشیہ خیال میں یہ بات آئی ہو کہ حدیث میں صرف بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَكَةِ اللّٰهِ کے الفاظ ہی منقول ہیں، فقط بِسْمِ اللّٰهِ کہنا ایجادِ بندہ ہے، حدیث میں منقول نہیں تو یہ بات بھی اسے اپنے دل سے نکال دینی چاہیے، صریح روایتیں اس سلسلے میں بھی موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ کی تحقیق

دلیل نمبر (۱)

محمد بن حبانؒ (سن وفات: ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب صحیح ابن حبان جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ میں حدیثِ ابوایوب انصاریؓ کو بروایت ابن عباسؓ لایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''فضربتم بایدیکم فقولوا بسم الله''

دلیل نمبر (۲)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (سن وفات: ۹۱۱ھ) نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور جلد ۸ صفحہ ۶۱۵ میں حدیثِ ابوالھیثمؓ کو بروایتِ ابن عباسؓ نقل فرمایا ہے اس میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں "فَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيْكُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ"

دلیل نمبر (۳)

امام بخاری علیہ الرحمہ (سن وفات: ۲۵۶ھ) نے باب التسمیۃ والاکل جزء ۷ صفحہ ۶۸ میں حدیث عمر بن ابی سلمہ کو لایا ہے اس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ''

دلیل نمبر (٤)

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (سن وفات: ۲۶۱ھ) نے باب آداب الطعام والشراب جلد۳ صفحہ۱۵۹۹ میں اسی حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

دلیل نمبر (٥)

علامہ شہاب الدین آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (سن وفات: ۱۲۷۰ھ) نے جلد۱۵ صفحہ۴۵۵ میں سورہ تکاثر کی تفسیر کے تحت حدیثِ ابی ایوبؓ بروایتِ ابن عباسؓ ذکر فرمایا ہے اس میں یہ الفاظ موجود ہیں" فَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيْكُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ"

مذکورہ دلائل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کھانے سے پہلے فقط 'بِسْمِ اللّٰهِ' بھی ثابت ہے، اور ہمیں شمشیر اسلام مناظر اسلام محی السنۃ قاطع البدعہ حضرت اقدس مولانا محمد سیف الدین صاحب دامت برکاتہم نے دورانِ درس بتایا تھا کہ بِسْمِ اللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ، دونوں دعائیں ثابت ہیں۔

خلاصۂ کلام:

جب دونوں دعائیں ثابت ہیں تو ظاہر ہے کہ جو دعا زیادہ الفاظ پر مشتمل ہے اور مفہوم کے اعتبار سے وسیع ہے اسی کو رواجاً اختیار کرنا چاہیئے، دوسری دعا کو غلط سمجھے بغیر۔ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ کو اختیار کرنا اور رواج دینا بہتر ہے، اور کوئی فقط بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھائے تو وہ بھی غلط نہیں ہے۔

هذا ما ادرنا ايراده فى هذا المقام وما توفيقي الا بالله